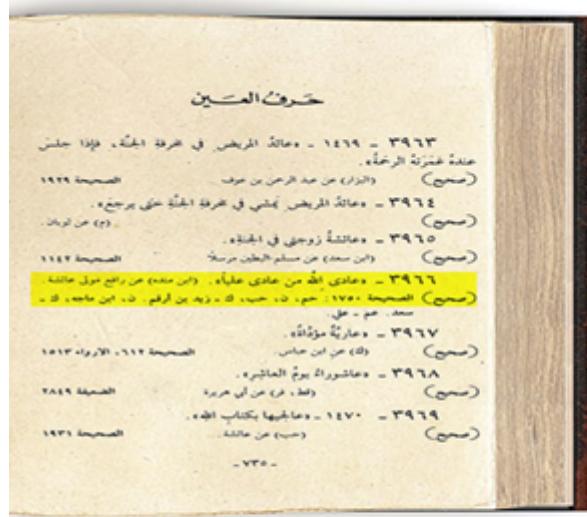


حضرت علی [علیہ السلام] کی دشمنی، خدا کی دشمنی ہے

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت علی [علیہ السلام] کی دشمنی، خدا کی دشمنی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ : «عادی اللہ من عادی علیاً».



دشمنی با امیرالمؤمنین
دشمنی با خداست.



رسول خدا ﷺ فرمودند:
هر کسی با علی ﷺ دشمنی کند، دشمن خداست.
البانی بعد از نقل ابن روایت هی نویسند: سند ابن روایت صحیح است

سوال از اهل سنت:

۱- چرا تماہی اصحاب پیغمبر ﷺ را عادل می دانید در حالی کہ عده ای از آنها با امیرالمؤمنین ﷺ جنکیدند؟
۲- آیا صحابہ ای همچوں «عائشہ، طلحہ، زبیر، معاویہ و ...» را کہ با امیرالمؤمنین ﷺ جنکیدند؟
صحيح الجامع الصغیر و زیادتہ، ج ۲، ص ۷۳۵، ح ۶۹۶.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی [علیہ السلام] سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔

البانی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے۔

صحيح الجامع الصغیر و زیادتہ، ج 2، ص 735، ح 3966.

اپل سنت بھائیوں سے سوال:

۱- آپ تمام صحابی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عادل کیوں سمجھتے ہیں جب کہ ان میں سے کچھ نے امیرالمؤمنین حضرت علی [علیہ السلام] سے جنگ کی؟

۲- کیا آپ عائشہ، طلحہ، زبیر، معاویہ وغیرہ جیسے صحابیوں کو خدا کا دشمن سمجھتے ہیں جنہوں نے امیرالمؤمنین علی [علیہ السلام] سے جنگ کی؟

3. ابن تیمیہ کے بقول بہت سے اصحاب اور تابعین جناب امیرالمؤمنین علی [علیہ السلام] کو برا بلا کہتے، ان سے

بغض رکھتے اور ان سے جنگ کرتے تھے ، اب کیا اہل سنت والے اس صحیح سند حدیث کے مطابق ان سب کو اللہ سے دشمنی کرنے والے کہہ سکتے ہیں ؟

وہ اپنی مشہور کتاب منہاج السنۃ میں لکھتا ہے :

ان کثیرا من الصحابة والتابعین كانوا یبغضونه و یسبونه و یقاتلونه

صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی تعداد حضرت علی سے بغض کرتی تھی ان کو گالیاں دیتی تھی اور ان سے جنگ لڑتی تھی۔

اسکین ملاحظہ کریں

مِنْهاجُ الْبَشِّرَةِ التَّبَوِيَّةِ

فِي نَقْصَنِ كَلَامِ الشَّیْعَةِ الْفَدَرِيَّةِ

لِابْنِ شَیْحُوْجَیَّةِ
الْمَهْمَّاتِ سَجْنِ الْمُنْهَمِّینَ

تَحْقِيقُهُ
الدَّكْتُورُ مُحَمَّدُ رَشَادُ سَالمُ

الْجَزْءُ السَّابِعُ

الثالث: أن^{١١} قوله: «إِنَّ الَّذِينَ آتَيْنَا وَعِبَلُوا الصَّالِحَاتِ» (سورة مرثي^{١٢} ٩٦) عامٌ في جميع المؤمنين. فلا يجوز لشخصها بعلٍ، بل هي متناولة لعملٍ وظيرة^{١٣}. والدليل عليه أن^{١٤} الحسن والحسين وغيرهما من المؤمنين الذين تعمّلُهم الشيعة داخلون في الآية، فعلم بذلك الإجماع على عدم اختصاصها بعلٍ.

واما قوله: «وَلَمْ يَشْتَهِ مِثْلُ ذَلِكَ لَغْيَرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ» فمحض نوعٍ كما تقدم، فإنهم غير القرون، فالذين آتُوا وعملوا الصالحات فيهم أفضل منهم فيسائر القرون، وهم بالنسبة إليهم أكثر منهم في كل قرن بالنسبة إليه.

الرابع: أن الله قد أخبر أنه سيجعل للذين / آتُوا وعملوا الصالحات^{١٥} ٩٠ ط١٦

وذا وذا وعده منه صادق. ومعلوم أن الله قد جعل للصحابة موطه في قلب كل مسلم، لاسيما الخلفاء رضي الله عنهم، لا سيما أبو بكر وعمر، فإن عادة الصحابة والتبعين كانوا يووّهُم^{١٧}، وكانتوا^{١٨} غير القرون.

ولم يكن كذلك على^{١٩}، فإن كثيراً من الصحابة والتبعين كانوا يبغضونه

(١) أن: ساقطة من (س)، (ب).

(٢) النظر لرسير ابن كثير للإمام واظر الحديث الصحيح الذي ذكر في تفسير الآية، وهو عن ابن هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إذا أسبَّ الله عبداً نادى جبريل: إِنَّكَ قد أخبرت قلْقَلَةً فاسِّهَ، فنادى في السَّيَّرِ، ثمَّ ينزلَ لَهُ الْمَسْبِحَ فِي أَعْلَى الْأَرْضِ». ذلك قول الله جز وجل: «إِنَّ الَّذِينَ آتَيْنَا وَعِبَلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَمْلِكُونَ هُنَّ الْمُرْتَبُونَ وَذَلِكَ». قال ابن كثير: «ورواه مسلم والترمذني، كلاماً عن عبد الله، عن قتيبة، عن الدرقاويدي به، وقال الترمذني: حسن صحيح».

(٣) ن، س: والدليل على أن^{١١} ب: والدليل على ذلك أن^{١٤}.

(٤) ن، س: يووّهُم.

(٥) م: وصل.

- ١٣٧ -

ويسوسة وبشائره^{٢٠} وأبو بكر وعمر رضي الله عنهم قد أبغضهما وسبهما الرافضة والتصيرية والغالية والإسماعيلية لكن معلوم أن الذين أحبوا ذيتك^{٢١} أفضل وأكثر، وأن الذين أبغضوك أبعد عن الإسلام وأقل، بخلاف على^{٢٢}، فإن الذين أبغضوك وقاتلوه هم غير من الذين أبغضوا أبا بكر